جمع الجوامع

مولانا عبدالحلیم چشتی

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رسالہ اصول حدیث میں رقمطراز ہیں:۔

ولقد اورد السيوطي في كتاب جمع الجوامع من كتب كثيرة تتجاوز خمسين مشتملة على الصحاح والحسان والضعاف وقال ما اوردت فيها حديثا مرسوماً بالوضع اتفق المحدثون على تركه ورده والله اعلم۔

علامہ سیوطیؒ نے اپنی تالیف جمع الجوامع میں پچاس سے زیادہ کتابوں سے جو صحیح، حسن اور ضعیف حدیثوں پر مشتمل تھیں، روایتیں نقل کی ہیں اور فرمایا ہے کہ میں نے اس میں کوئی ایسی موضوع حدیث درج نہیں کی ہے جس کے ناقابل قبول اور متروک ہونے پر محدثین کا اتفاق ہو والله اعلم

یہ احکام سے متعلق احادیث کی جامع ترین کتاب ہے سنن کبریٰ بیہقی کے بعد ادلہ[1] مذاہب کے باب میں جمع الجوامع سے جامع تر کتاب تالیف نہیں ہوئی ہے، شیخ عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں

وطالعت الجامع الكبير للشيخ جلال الدين السيوطي وكذلك الجامع الصغير وزيادته وهي عشرة آلاف حديث ولا يكاد يخرج من الشرع بعينه عن احاديث هذه الكتب شئ الا نادرا فهي اجمع كتاب صنف بعد سنن البيهقي في الادلة۔

میں نے علامہ سیوطیؒ کی جامع کبیر کا مطالعہ کیا اور اسی طرح جامع صغیر اور زوائد جامع صغیر کا بھی مطالعہ کیا ہے۔ یہ کم و بیش دس ہزار احادیث کی جامع ہیں۔ احکام شرعیہ سے متعلق احادیث شاذ و نادر ہی ان کتابوں سے باہر ہوں تو ہوں، ادلۂ شرعیہ کی سنن بیہقی کے بعد یہ جامع ترین کتابیں ہیں۔

---

[1] پہلی قسط الرحیم کے فروری کے شمارے میں ملاحظہ فرمائیے۔

جمع الجوامع علامہ سیوطیؒ کی تالیفات میں شاہکار کی حیثیت رکھتی ہے موصوف نے اگر کوئی کتاب نہ لکھی ہوتی تو تنہا یہی ایک کتاب ان کی شہرت و بقاء اور جلالت علمی کے لئے کافی تھی جمع الجوامع امت مسلمہ پر ان کا بہت بڑا احسان ہے، حافظ سید عبدالحیی کتانی فہرس الفہارس والاثبات میں لکھتے ہیں۔

ومن اهمها واعظمها وهو من اكبر منته على المسلمين كتابه الجامع الصغير واكبر منه واوسع واعظم الجامع الكبير جمع فيها عدة الآف من الاحاديث النبوية مرتبة على حروف المعجم وهما المعجم الوحيد الآن المتداول بين المسلمين الذى يعرفون به كلم نبيهم ومخرجيها ومظانها مرتبتها فى الجملة وقل من رأيته انصف من الكاتبين اليوم وعرف مزية المترجم بكتابيه وهذه منته على المسلمين وقد قال العلامة الشيخ صالح المقبلي فى كتابه العلم الشامخ بعد ان استغرب انه لم يتصد احد لجمع جميع الاحاديث النبوية على المقرب لعلها مكرمة اذخرها الله لبعض المتاخرين واذا الله قد اكرم بذلك واهل له من لم يكد ير مثله فى مثل ذالك الامام السيوطى فى كتابه المسمى بالجامع الكبير[۱]

ان کی اہم و عظیم تالیفات میں سے جو مسلمانوں پر ان کے عظیم الشان احسانات میں سے ہے ان کی کتاب جامع صغیر ہے اور اس سے زیادہ مبسوط اور عظیم و ضخیم کتاب جامع کبیر ہے جس میں ہزاروں کی تعداد میں احادیث نبویہ کو حروف معجم پر مرتب کیا ہے اور یہی دونوں معجم وہ واحد معجم ہیں جو آج مسلمانوں میں متداول و مروج ہیں جن سے وہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو پہچانتے ہیں اور ان کی تخریج کرنے والوں کو جانتے ہیں اور احادیث کے مرتبہ و مقام کا فی الجملہ علم حاصل کرتے ہیں، میں نے اس دور کے کم مصنفین کو دیکھا جنھوں نے انصاف سے کام لیا ہو اور مذکورۂ بالا دونوں کتابوں سے مرتب کی عظمت کو سمجھا ہو۔ علامہ شیخ صالح مقبلی نے اپنی کتاب العلم الشامخ میں اظہار حیرت کے بعد لکھا ہے کہ کوئی محدث بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام حدیثوں کو یکجا جمع کرنے کے درپے نہیں ہوا شاید یہ سعادت اللہ تعالےٰ نے بعض متاخرین علماء کے لئے مقدر فرمائی تھی، اب اس نے یہ اعزاز و شرف علامہ سیوطیؒ کو بخشا اور انہی کو اس کا اہل بنایا اس اہم کام میں ان کا مثل کوئی شخص نظر نہ

[۱] ملاحظہ ہو فہرس الفہارس والاثبات ج۔ ۲ ص ۳۴۵

قریب دکھائی نہیں دیتا جیسا کہ علامہ سیوطی اپنی کتاب جامع کبیر میں نمایاں نظر آتے ہیں۔

یہ جامع ہونے کے باوجود کما حقہ نافع نہ تھی۔

اس کتاب کی جامعیت و افادیت اپنی جگہ مسلم سہی لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس کی ترتیب ہرگز ایسی نہ تھی جس سے ہر خاص و عام کو پورا پورا فائدہ ہو سکتا۔ اس سے وہی لوگ مستفید ہو سکتے تھے اور ہو سکتے ہیں جن کو راوی کا نام معلوم ہو یا حدیث کا پہلا ٹکڑا انھیں یاد ہو، جن کو ان کا علم نہیں وہ کتاب کے استفادہ سے قاصر ہیں، اس امر کا کما حقہ احساس ان کے ایک معاصر عارف ہندی و مسند حرم شیخ علاؤالدین علی بن حسام الدین متقی برہانپوری ثم مکی المتوفی ۹۷۵ھ کو ہوا اور انھوں نے اس کتاب کو ابواب فقہ پر مرتب کیا۔ موصوف ترتیب فقہی کا سبب بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں

لكن عار يا عن فوائد جليلة (منها) ان من اراد أن يكشف منه حديثا وهو عالم بمفهومه لا يمكنه الا اذا حفظ راس الحديث ان كان قوليا او اسم راويه ان كان فعلياً ومن لا يكون كذلك تعسر عليه ذلك (ومنها) ان من اراد ان يحيط ويطلع على جميع احاديث البيع مثلاً او احاديث الصلوٰة او الزكوٰة او غيرها لم يمكنه ذلك ايضاً الا اذا قلب جميع الكتاب ورقة ورقة وهذا ايضاً عسير جداً[1]

لیکن یہ اہم فوائد سے خالی تھی، منجملہ ان کے یہ تھا کہ جو کسی حدیث کے مفہوم سے واقف ہو اور وہ اس کو تلاش کرنا چاہتا ہو تو اس کو اس حدیث کا نکالنا ممکن نہیں۔ ہاں اگر اس کو حدیث قولی کا اول کلمہ جس کی اس کو تلاش ہے یا راوی کا نام اگر وہ حدیث فعلی ہے یاد ہو، تو پھر مشکل نہیں اور جس کو یاد نہیں اسے تلاش کرنا بہت مشکل ہے۔ انہی فوائد میں سے یہ ہے کہ جو یہ چاہے کہ مثلاً بیع کی یا نماز کی یا زکوٰۃ وغیرہ کی مثلاً تمام حدیثوں کا احاطہ کرے اور وہ ان سے واقف ہو تو اس کے لئے یہ ممکن نہیں مگر اسی صورت میں کہ وہ پوری کتاب کی ورق گردانی کرے اور یہ بھی کوئی آسان کام نہیں ہے۔

---

[1] منتخب کنز العمال بر حاشیہ مسند احمد بن حنبل، طبع مصر ج ۱ صفحہ ۳۳

اپنی اسباب کی بنا پر شیخ علی متقی نے سب سے پہلے جامع صغیر کو جو کتاب کا پہلا حصہ تھا، ابواب فقہ پر مرتب کیا اور اس کا نام منہج العمال فی سنن الاقوال رکھا، شیخ موصوف نے دیباچہ کتاب میں یہ بیان نہیں کیا کہ اس کی ترتیب کا آغاز کس سن میں ہوا، مگر بعض قرائن سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جامع صغیر کی ترتیب کا کام سنہ ۹۴۷ھ کے بعد اور سنہ ۹۵۲ھ سے پیشتر ہوا تھا کیونکہ شیخ عبدالوہاب شعرانی نے سنہ ۹۴۷ھ میں جب حج کیا تو شیخ متقی سے بھی استفادہ کیا تھا۔ موصوف لواقح الانوار فی طبقات الاخیار میں جو سنہ ۹۵۲ھ کی تالیف ہے۔ شیخ موصوف کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی تالیفات میں جامع صغیر سیوطیؒ کی ترتیب کا بھی ذکر کیا ہے[1] جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس وقت تک صرف جامع صغیر کو ابواب فقہ پر مرتب کیا گیا تھا، اس کے بعد زوائد جامع صغیر کو ابواب فقہ پر ترتیب دیا اور اس کا نام الاکمال لمنہج العمال فی سنن الاقوال رکھا۔ ازاں بعد ان دونوں کو یکجا کر کے غایۃ العمال فی سنن الاقوال سے نامزد کیا۔ اور جب کتاب کا ایک حصہ مکمل کر لیا تو جمع الجوامع کا دوسرا حصہ جو فعلی احادیث پر مشتمل تھا، مرتب کیا۔ اور پوری کتاب کے ابواب کو جامع الاصول کی ترتیب کے مطابق حروف تہجی پر ترتیب دے کر اس کا نام کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال رکھا اور سنہ ۹۵۷ھ میں گویا پوری کتاب جمع الجوامع کو ابواب فقہ پر مرتب کر کے اس سے استفادہ آسان کر دیا[2]۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کا بیان ہے

جامع صغیر و کتاب جمع الجوامع شیخ جلال الدین سیوطیؒ را کہ احادیث بترتیب حروف تہجی جمع کردہ و ادعائے احاطہ جمیع احادیث نبوی از اقوال و افعال کردہ صلی اللہ علیہ وسلم بتبویب فرمودہ و برابواب فقہیہ ترتیب دادہ،

الحق بنظر دراں کتابہا ظاہر می شود کہ چہ کارہا کردہ و چہ تصرفات نمودہ و بار دیگر منتخب ازاں گرفتہ و اکثر مکررات را انداختہ آن نیز کتاب مہذب و منقح آمدہ، گویند کہ شیخ ابوالحسن بکری می فرمودند

للسیوطی منۃ علی العالمین و للمتقی منۃ علیہ[3]

کنز العمال پہلی مرتبہ مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ حیدرآباد دکن سے سنہ ۱۳۱۲ھ میں آٹھ ضخیم جلدوں میں شائع ہوئی تھی اور اب پھر حیدرآباد دکن سے شائع ہو رہی ہے۔ اب تک دس جلدیں شائع ہوئی ہیں

---

[1] ملاحظہ ہو لواقح الانوار، طبع مصر سنہ ۱۳۱۵ھ ج ۲ ص ۱۵۹ [2] کنز العمال ج ۱ ص ۲ [3] اخبار الاخیار، مطبع مجتبائی دہلی ص ۲۵۷ و ۲۵۸

الجامع الصغیر فی احادیث البشیر والنذیر :- یہ کتاب سب سے پہلے دو جلدوں میں بولاق مصر سے سنہ ۱۲۸۶ھ میں شائع ہوئی تھی پھر مصر سے کئی مرتبہ شائع ہوئی ہے

جامع صغیر، جمع الجوامع کی صرف قولی حدیثوں کی تلخیص ہے، جو دس ہزار سے زیادہ حدیثوں کی جامع ہے اور حرف تہجی پر مرتب ہے۔ جامع صغیر موصوف کی وفات سے دو سال پیشتر سنہ ۹۰۷ھ میں مکمل ہوئی تھی، یہ بھی علامہ سیوطیؒ کی مقبول ترین کتابوں میں سے ہے، جلیل القدر محدثین نے اس کی شرحیں لکھی ہیں، سب سے پہلے موصوف کے شاگرد شمس الدین محمد علقمی شافعی المتوفی سنہ ۹۲۹ھ نے الکواکب المنیر فی شرح الجامع الصغیر لکھی، بعد میں شہاب الدین متقبولی شافعی المتوفی سنہ ۱۰۳۰ھ نے الاستدراک النفیس علی الجامع الصغیر تصنیف کی، ان کے بعد شیخ عبدالرؤف مناوی شافعی المتوفی سنہ ۱۰۳۱ھ نے فیض القدیر فی شرح الجامع الصغیر لکھی جو سب سے زیادہ جامع شرح ہے، اس کے بارے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں

شرح عبدالرؤف مناوی بر جامع صغیر شیخ جلال الدین سیوطی نیز اکثر احادیث را کفایت می کند[۱]

یہ شرح چھ ضخیم جلدوں میں مصر سے شائع ہو چکی ہے۔

ان کے بعد شیخ علی بن احمد عزیزی شافعی المتوفی سنہ ۱۰۷۰ھ نے السراج المنیر تالیف کی جو سنہ ۱۳۷۷ھ میں مصر سے تین جلدوں میں شائع ہو چکی ہے۔ شیخ عزیزی کے معاصر شیخ الاسلام محمد بن سالم حفنی المتوفی سنہ ۱۱۸۱ھ نے بھی اس کی مختصر شرح کی، جو السراج المنیر کے حاشیہ پر طبع ہو گئی ہے۔

شیخ ابوالفرح عبدالرحمٰن حنبلی بعلی دمشقی المتوفی سنہ ۱۱۹۲ھ نے جامع صغیر کا ایک مختصر تیار کیا تھا جس میں صرف امام احمد، بخاری اور مسلمؒ کی روایات کو نقل کیا تھا اس کا نام نور الانیار وروض الابرار فی حدیث النبی المصطفی المختار رکھا۔ بعد اس کی شرح بھی فتح الستار وکشف الاستار کے نام سے لکھی تھی[۱]

مشہور خطاط وفقیہ، شیخ علی شافعی المتوفی سنہ ۱۰۷۲ھ جامع صغیر کے کاتب اور حافظ مشہور تھے۔ انھوں نے اس کتاب کی نقل وتحشیہ کو اپنا ذریعہ معاش بنا لیا تھا۔ شیخ محمد امین خلاصۃ الاثر میں لکھتے ہیں۔

کان یاکل من کسب یمینہ وکتب کتباً	موصوف اپنے دست وبازو کی کمائی کھاتے تھے
کثیرۃ بخطہ منہا الجامع الصغیر للسیوطی	انھوں نے بہت سی کتابیں اپنے ہاتھ سے لکھی تھیں
وکتب منہ احدی وعشرین نسخۃ	انہی میں سے جامع صغیر بھی ہے جس کے انھوں نے

[۱] حاشیہ اگلے صفحہ پر

فیها وسبب ذالك انه كان اشترى نسخة من بعض الافاضل وقابلها وصححها وكتب على الفاظها المشكلة مقالات شراحه واعتنى بها ولزمها حتى حفظ الكتاب عن ظهر قلب

اکیس[۲] نسخے نقل کئے تھے اور اس میں انھیں شہرت خاص حاصل تھی، اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ فضلاء وقت میں سے کسی سے ایک نسخہ خرید لیتے پھر اس کا مقابلہ کرتے، صحت کرتے، اس کے مشکل الفاظ کی تشریح میں شارحین حدیث کا کلام نقل کرتے اور اس کا خاص اہتمام کرتے اور کتاب مذکور کے ساتھ ایسے چمٹے رہتے کہ کتاب انھیں زبانی یاد ہو جاتی تھی،

علامہ سیوطی نے وفات سے قبل اس کا ایک ذیل بھی لکھا تھا جو ذیل زیادۃ الجامع اور زوائد الجامع الصغیر کے نام سے مشہور ہے یہ ذیل چار ہزار چار سو اڑتالیس حدیثوں پر مشتمل ہے اور حروف تہجی پر مرتب ہے اس کے بھی ایک ٹکڑے کی شرح شیخ عبدالرؤف مناوی نے السعادۃ بشرح الزیادہ کے نام سے لکھی تھی جس کا تذکرہ شیخ محبی نے خلاصۃ الاثر میں کیا ہے[۳]

شیخ علی متقی نے الجامع الصغیر اور زوائد الجامع الصغیر پر جو بصیرت افروز تبصرہ کیا ہے وہ ہدیہ ناظرین ہے،

ان الاحادیث التی فی الجامع الصغیر وزوائده اهم واخصر وابعد من التکرار[۴]

وہ حدیثیں جو جامع صغیر و زوائد جامع صغیر میں ہیں وہ زیادہ صحیح، مختصر اور تکرار سے بہت دور ہیں (ان میں تکرار نہیں ہے)

شیخ یوسف نبہانی نے زیادۃ الجامع اور جامع صغیر کو یکجا کر دیا ہے جو الفتح الکبیر کے نام سے تین جلدوں میں مصر سے ۱۳۵۰ھ میں شائع ہو چکی ہے۔

(بقیہ حاشیہ) ملاحظہ ہو فہرس الفہارس والاثبات ج ۲ ص ۳۳۵ [۲] ملاحظہ ہو خلاصۃ الاثر فی اعیان الحادی عشر ج ۳ ص ۱۶۰ — [۳] ایضاً کتاب مذکور ج ۲ ص ۴۱۳

[۴] ملاحظہ ہو مسند امام احمد ج اول طبع مصر